مثالی حکمران

مرتبہ: عبدالسلام قدوائی ندوی

اسلام نے دنیا کو بتلایا کہ حکومت عیش پسندی، تن پروری، ملک گیری کا نام نہیں ہے بلکہ مخلوق خدا کی خدمت کا نام ہے، قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے اسلام کے ماننے والوں نے حکمرانی کے بھیس میں خدمت گزاری اور مساوات کا منظر پیش کیا، حاکم کو محکوم اور بادشاہ کو رعایا کے مقابلہ میں کوئی رعایت حاصل نہ تھی حاکم محکوموں کے دکھ درد میں برابر کا شریک ہوتا تھا، وہی کھاتا تھا جو رعایا کھا سکتی تھی، وہی پہنتا تھا جو رعایا پہن سکتی تھی، اگر آپ حکومت و سلطنت کے ان معیاری نمونوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تو "مثالی حکمران" کا مطالعہ کریں۔

مجلد دیدہ زیب سرورق ——— قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

حسن معاشرت

مصنفہ عالمہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مسلمان لڑکیوں کیلئے ایک ایسی کتاب جس میں دینی ہدایات کے ساتھ میکے سے سسرال تک کے تمام امور خانہ داری سلیقہ شعاری، رہن سہن کے سارے طریقے بتائے گئے ہیں، قیمت ۶۲ نئے پیسے۔

ہمارے حضورؐ

بچوں کے لئے اپنے طرز پر ایک نئی آسان اور مفید کتاب جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے جو بچوں کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے، یہ کتاب آمنہ اللہ تسنیم صاحبہ ایڈیٹر رضوان کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے ——— قیمت ایک روپیہ پچاس نئے پیسے

ملنے کا پتہ:- مکتبہ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ لکھنؤ

محمد ثانی حسنی ایڈیٹر پروپرائٹر اور پبلشر نے تنویر پریس میں چھپوا کر دفتر رضوان، ۳۷۔ گوئن روڈ لکھنؤ سے شائع کیا،

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَر

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

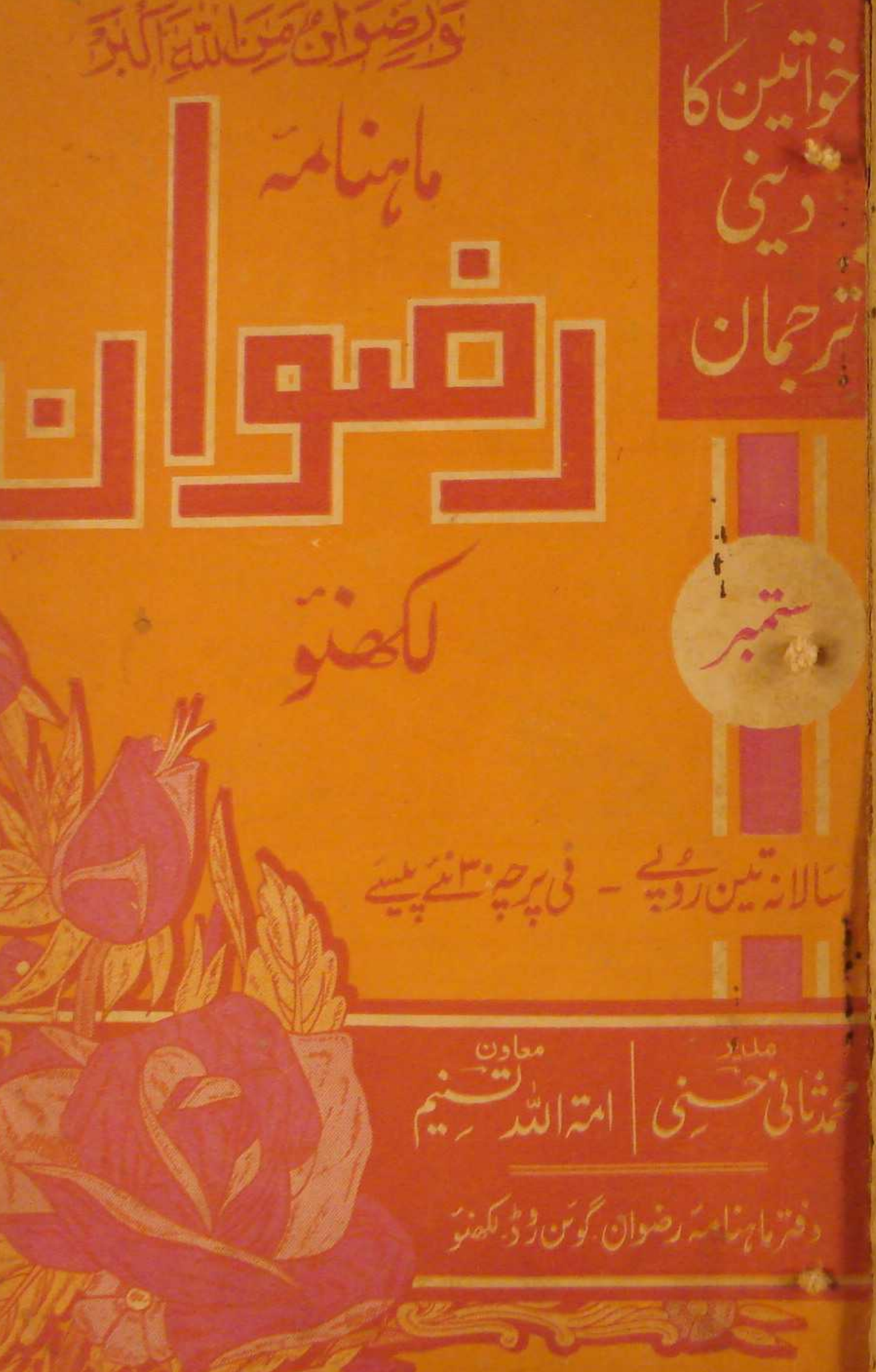

خواتین کا دینی ترجمان

ستمبر

سالانہ تین روپے - فی پرچہ ۳۰ نئے پیسے

محمد ثانی حسنی — مدیر

امۃ اللہ تسنیم — معاون

دفتر ماہنامہ رضوان، گوئن روڈ، لکھنؤ

RIZWAN Lucknow Regd. No. A-197

ہماری

چند اہم کتابیں

زادِ سفر، مترجمہ امۃ اللہ تسنیم، مقدمہ علامہ سید سلیمان ندوی، از امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ، جس میں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال، اخلاق، اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے ہے۔ یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی و مرشد کا کام کرتی ہے۔ ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پھر احادیث ہیں —— مکمل مجلد آٹھ روپے

حسنِ معاشرت، از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی۔

مسلمان لڑکیوں کیلئے ایک ایسی کتاب جس میں دینی ہدایات کیساتھ میکہ سے سسرال تک کے تمام امور خانہ داری، سلیقہ شعاری، زن و شو کے سارے طریقے بتائے گئے ہیں۔

قیمت ۶۲ پیسے

ہمارے حضور، از ہمارے حضور کی طرح پر ایک نئی آسان اور مفید کتاب جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے جو بچوں کے نصاب میں داخل کرنیکے لائق ہے، یہ کتاب امۃ اللہ تسنیم صاحبہ ایڈیٹر رضوان کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے۔ قیمت ایکروپیہ پچاس پیسے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام - گوئن روڈ، لکھنؤ

مطبوعہ فیصل دہلی آرٹ پریس، دہلی میں چھپا

۳۱۵۵
۵۹۲۹۴
جرائد

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان

رضوان

جلد ۶ | ستمبر سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۳ھ | نمبر ۹

اس دائرہ میں ◯ اگر سُرخ نشان ہو تو

اس کا مطلب یہ ہو کہ آپ کا سال خریداری ختم ہو چکا، براہ کرم آئندہ سال کے لئے زرِ چندہ زیادہ سے زیادہ بیس ۲۰ تاریخ تک روانہ کر دیجئے ورنہ اپنی رائے سے مطلع کیجئے، اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آئندہ شمارہ وی۔پی سے ارسال ہوگا جسمیں آپ کے ۶۲ نئے پیسے لگیں گے۔

سالانہ چندہ

ہندستان میں ـــ تین روپیہ	ممالک غیر بحری ڈاک .. .. ۶ شلنگ
پاکستان میں ـــ تین روپیہ ۵۰ نئے پیسے	ممالک غیر ہوائی ڈاک ... ۱۰ شلنگ

پاکستان میں ترسیل زر کا پتہ

ادارۂ نشر و اشاعت اسلامیات متصل خیر المدارس ملتان (مغربی پاکستان)

(۱) جن صاحب کو کسی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے مطلع فرمائیں، ورنہ تعمیل مطلوبہ میں تاخیر ہوگی۔

(۲) پاکستانی حضرات ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت مع حوالہ نمبر خریداری پتہ ذیل سے کریں

نوٹ : ایجنٹ حضرات براہ راست گفتگو کریں

دفتر

ماہنامہ "رضوان"، ۳۷، گوشن روڈ لکھنؤ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
(۱)	ہماری بات (اداریہ)	مدیر	۳
(۲)	تعلیمات قرآن	مولانا محمد منظور نعمانی	۵
(۳)	رسول اللہؐ نے فرمایا	آمۃ اللہ تسنیم	۷
(۴)	ضبط کیونکر ہو (مودے (منا جات)	محترمہ بہتر صاحبہ	۹
(۵)	یمن کی مسلمان خواتین	محمد الحسنی	۱۰
(۶)	لیڈی بارنس	ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ	۱۴
(۷)	کافی ہیں مجھے مریمؑ و زہراؓ (نظم)	صالحۃ الزہرا	۱۹
(۸)	احساس گناہ	ولیہ نکہت ایم۔اے	۲۰
(۹)	حضرت عبداللہ بن عمر	محمد ولی عبداللہ نورولی	۲۵
(۱۰)	ملفوظات گرامی	حافظ محمد عبدالسمیع	۲۸
(۱۱)	کوتاہی کس کی	ریحانہ ضیا	۳۰
(۱۲)	جس کا فردوس ہو گھر کا آنگن (نظم)	ماہر القادری	۳۲
(۱۳)	بیس روٹیاں	(انتخاب)	۳۳
(۱۴)	سراپا حقیقت	آمۃ العزیز	۳۵
(۱۵)	گھریلو کارآمد باتیں	مس زاہدہ تقدیس فردوسی	۳۷
(۱۶)	ذائقہ	سعیدہ اختر (لاہور)	۳۸
(۱۷)	ہماری نظر میں	(ادارہ)	۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری بات

ایک دردمندانہ اپیل :-

رضوان دسمبر ۱۹۵۶ء سے برابر نکل رہا ہے، آجکل کے نشیب و فراز کا علم رکھنے والا ہر شخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایک خالص دینی اور اخلاقی ماہ نامہ کیلئے (جس میں نہ تو افسانوی رنگ ہو نہ آج کے فلم زدہ دلوں کو کھینچنے والے مضامین نہ اشتہاروں کے ذریعہ آمدنی کے طریقے، نہ امدادی رقوم کا سہارا) زندگی گزارنا کتنا مشکل ہوتا ہے اور ایسے ماحول میں جو ہر طرح دل شکن اور ناسازگار ہو، لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ چھوٹا موٹا سا رسالہ نہ صرف یہ کہ زندگی کی سانسیں لے رہا ہے بلکہ برابر اپنا مقام بناتا جا رہا ہے اور اس مختصر سی مدت میں نہ معلوم کتنے گھروں کو اس نے کھٹکھٹایا اور کتنے دلوں کو اپنی طرف کھینچا، اور حقیقت ہے کہ یہ سب خدا کا خاص لطف و کرم کا نتیجہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو اسباب کی دنیا بنایا ہے اس میں مال و دولت کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور کوشش و محنت کی بھی، اس رسالہ کا چندہ مختصر اس لئے رکھا گیا تھا کہ غریب و امیر سب اس کو لے سکیں اور پڑھ سکیں، سال میں تین روپیہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے، لیکن اس تلخ حقیقت کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ اس کے خریداروں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جن کے نام رسالہ برابر جاری ہے مگر کسی وجہ سے وہ چندہ نہ بھیج سکے انکا سال

پورا ہوا، ان کو اطلاع دیگئی اور بعض وجوہ کی بنا پر دی۔ پی نہ جا سکی تو ان کے ذمہ چندہ باقی رہ گیا، ایک سال گزر گیا، بعضوں پر دو سال گزر گئے مگر انھوں نے توجہ نہ کی ہم کو حسن گمان ہے کہ ممکن ہے ان کو خبر نہ ہو سکی ہو، ان کے گھر والوں نے ان کو اطلاع نہ کی اور اسی بے خبری میں یہ مدت گزر گئی، حالانکہ پہلے ہی صفحہ پر اس سلسلے کی کئی سطروں میں عبارت تحریر ہوتی ہے اور ایک گول دائرہ بنا ہوتا ہے جس میں ختم خریداری کے ماہ میں سُرخ پنسل سے ..... نشان بنا دیا جاتا ہے، آپ خوب جانتے ہیں کہ رضوان صرف خریداروں کے سالانہ چندہ پر نکل رہا ہے، اگر ہمارے کرمفرماؤں نے اس کا خیال نہ رکھا تو اسکی زندگی کیسے برقرار رہ سکتی ہے، آمدنی کم ہو اور خرچ بڑھ جائے تو توازن بگڑ جائے گا اور انجام وہ ہوگا جس کو نہ ہم پسند کرتے ہیں نہ آپ اچھا سمجھتے ہیں، ہم ایسے تمام حضرات کے نام کارڈ ارسال کرنا شروع کر رہے ہیں، جن کے ذمہ بقایا ہے اس میں وقت لگ جائیگا، مگر اسکے بغیر چارہ نہیں، اسی طرح بعض ایجنسیوں کے ذمہ کافی بقایا ہے اور وہ خط کا جواب بھی نہیں دیتیں۔ الحمد للہ اکثر ایسی ایجنسیاں بھی ہیں جن کا تعاون ہم کو خوب حاصل ہے اور ان میں بعض وقت سے پہلے اور بعض وقت ہی پر ارسال کر دیتی ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں اور برابر تعاون کے امیدوار،

براہ کرم ختم سال کا خود بھی خیال رکھیں اور پہلا صفحہ ضرور پڑھ لیا کریں، ارسال زر میں عدم توجہی نہ برتیں، ہمارے ساتھ آپ کا یہ بڑا تعاون ہوگا، آپ یا تو اطلاع پر توجہ فرمائیں، ورنہ دی۔ پی ضرور چھڑا لیا کریں تاکہ دفتر کو نقصان سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

مولانا محمد منظور نعمانی

تعلیمات قرآن

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (بنی اسرائیل ع ۲)

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار کا قطعی حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو،

ایک جگہ حکم ہے:- اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (النساء ع ۶)

ترجمہ: بس اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

تشریح:- چونکہ اللہ کے سوا جن ہستیوں اور جن فرضی معبودوں کی عبادت کی جاتی ہے وہ اس غلط فہمی کی وجہ سے کی جاتی ہے کہ یہ ہستیاں بناؤ بگاڑ اور نفع و نقصان کا کچھ اختیار رکھتی ہیں، اس لئے قرآن مجید نے بہت سے مقامات پر اس صراحت کے ساتھ شرک فی العبادۃ سے روکا ہے کہ تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ بالکل عاجز اور بے بس ہیں نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ بنا سکتے ہیں، چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے:

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا، وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (مائدہ ع ۱۰)

ترجمہ:- اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کیا تم اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کی عبادت کرتے ہو جن کے قبضہ میں تمہارا نفع نقصان کچھ بھی نہیں اور اللہ سب سُننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (لہٰذا تمھیں اسکی پکڑ اور اس کے عذاب سے بے خوف نہیں رہنا چاہیئے)

ایک دوسری جگہ ان ہی مشرکین کے متعلق ارشاد ہے :

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ (نحل، ع ۱۰)

ترجمہ: اللہ کے سوا اُن ہستیوں کی یہ عبادت کرتے ہیں جنھیں آسمان زمین سے رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں اور نہ ان کو کچھ قدرت ہے۔

تشریح : قرآن مجید یہ بھی بیان کرتا ہے کہ جو قومیں اور اُمتیں شرک میں مبتلا ہوئیں اور اُنھوں نے اللہ کے سوا کسی اور کو بھی اپنا معبود بنایا اُن کے نبیوں اور ان میں آنے والے اللہ کے سچے ہادیوں نے اُن کو ہرگز اس شرک کی تعلیم نہیں دی تھی بلکہ خالص توحید ہی کی تلقین کی تھی۔

ارشاد ہے :-

وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (توبہ ع ۴)

ترجمہ: انھیں (اگلے پیغمبروں اور اگلی کتابوں کے ذریعہ) جو حکم دیا گیا وہ اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ صرف ایک معبود حق کی عبادت اور بندگی کریں، اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں، وہ پاک ہے ان کے شرک سے۔

قرآن آپ سے کیا کہتا ہے؟

مولانا محمد منظور نعمانی کی یہ ضخیم کتاب ۴۰۲ صفحات پر مشتمل قرآنی دعوت و تعلیم کو اسی انداز سے بیان کرتی ہے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ قیمت چار روپے

ملنے کا پتہ :- مکتبہ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ۔ لکھنؤ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

☆ — آمنہ اللہ تسنیم

مصوّر کی سزا | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں ان پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ ان تصویروں میں جان ڈالو (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ مصوّر آگ میں ڈالا جائے گا اور جتنی تصویریں اس نے بنائی ہیں ان سب میں جان ڈال دی جائے گی، وہ اس پر عذاب کریں گی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اگر تصویریں بنانا ضروری سمجھو تو بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ جیسے درخت وغیرہ۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ قیامت میں اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ترین عذاب کے لائق مصوّر ہوں گے (بخاری، مسلم)

جس گھر میں کُتا یا تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے | حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس گھر میں کُتے اور تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنے کا وعدہ کیا اور نہ آئے، حضورؐ کو بڑی تکلیف ہوئی، باہر تشریف لے گئے تو حضرت جبریلؑ آپ سے ملے، آپ نے ان سے نہ آنے کی شکایت کی، حضرت جبریلؑ نے کہا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتے اور تصویریں ہوں (بخاری)

نگرانی کے لئے کتا پالنا حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیت اور مویشی کی نگرانی کے لئے اور شکار کے لئے کتا پال سکتا ہے، اس کے علاوہ اگر کسی نیت سے پالے گا تو ہر روز اسکی دو قیراط (ایک وزن کا نام ہے) نیکیاں کم ہوتی جائیں گی (بخاری مسلم) ایک روایت میں ہے ایک قیراط۔

جدا ہونے کے بعد پھر سلام حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی سے ملے اس کو سلام کرے اور اگر درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو پھر وہ اس سے ملے تو اس کو سلام کرے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کا بیان آیت شریفہ: فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً (نور ع)
جب اپنے گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو، یہ دعائے خیر اللہ کی طرف سے برکت والی اور عمدہ ہے۔

اپنے گھر میں جاتے وقت سلام حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بیٹے جب تم اپنے گھر جایا کرو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو تو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی (ترمذی)

"ضبط کیونکر یہ اب فغاں ہووے"

★:— محترمہ بہتر صاحبہ والدہ مولانا ابوالحسن علی ندوی

تجھ سے گر میں کہوں نہ حال دل
کس طرح پھر قرارِ جاں ہووے

کیوں نہ تجھ سے کہوں میں رو رو کر
ضبط کیوں کر یہ اب فغاں ہووے

دل میں طاقت ہو اب نہ ہمت ہے
حالِ دل کس طرح بیاں ہووے

جو ہے مغموم ایک مدت سے
پھر بھلا کیوں نہ نیم جاں ہووے

عفو کر اب میری خطاؤں کو
تو ہی اب مجھ پہ مہرباں ہووے

تیرے لطف و کرم کے صدقہ میں
صدمۂ و رنج بے نشاں ہووے

تیرے نزدیک کچھ نہیں مشکل
تو جو چاہے نہیں بھی ہاں ہووے

تو جو چاہے گا بس وہی ہوگا
اک طرف گرچہ سب جہاں ہووے

فکر و تدبیر ہیچ ہیں اس جا
حکم تیرا اگر جہاں ہووے

بس رضا پر ترے میں راضی ہوں
حکم تیرا جو کچھ عیاں ہووے

شکر اس کا کرے نہ کیوں بہتر
جو کہ ہر لحظہ مہرباں ہووے

یمن کی مسلمان خواتین

بقلم: محمد الحسنی ایڈیٹر "البعث الاسلامی" بنارس:-

یمن آج جس امتحان سے گزر رہا ہے اور انتشار کی جو لہریں وہاں اُٹھ رہی ہیں، اس کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اب چند ہی روز کا مہمان ہے، مغربیت، مادہ پرستی اور بے حیائی و بے راہ روی کے جو افسوسناک مناظر، مصر و شام اور دوسرے عرب ممالک (سعودی عرب کے سوا) میں نظر آتے ہیں اندیشہ ہے کہ وہی مناظر اب یمن کی پُرسکون اور محفوظ زندگی اور سادگی پسند معاشرہ میں بھی داخل ہو جائیں گے لیکن اس میں قصور صرف غیر ملکی ریشہ دوانیوں اور عربی قومیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا نہیں بلکہ خود یمن کا بھی ہے، جدید دنیا کی تبدیلیوں اور آئے دن کے مسائل اور مطالبات سے بے پرواہ ہو کر جس قوم نے زندگی گزارنی چاہی اور اپنے کو قلعہ بند کر کے محفوظ سمجھ لیا، اس کا دیر سویر یہی حشر ہوا، افغانستان کے ساتھ ابھی یہی معاملہ پیش آیا اور اب اس کا نتیجہ یہ ہے کہ افغانستان بہت تیزی کے ساتھ آزادی و عُریانی اور یورپ کی اندھی تقلید پر گامزن ہے، پردہ ایک قصۂ پارینہ بنتا جا رہا ہے، دین کی عظمت اور محبت دلوں سے نکل رہی ہے اور گویا یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ تہذیب و تمدن میں یورپ کی نقل کئے بغیر ترقی کے سارے دروازے

مسلمانوں پر بند ہیں۔

ذیل میں یمن کی معاشرتی زندگی کی چند جھلکیاں پیش کی جا رہی ہیں جس کو دیکھنے کے لئے خدانخواستہ چند سالوں کے بعد لوگوں کی آنکھیں ترسیں گی اور جو آنے والی قریب ہی مدت میں ماضی کی ایک داستان بن چکی ہو گی، یہ یمن در اصل قدیم عرب اور اسلامی سوسائٹی کی آخری شمع ہے جو اب ٹمٹما رہی ہے اور ایسا نظر آتا ہے کہ ہوا کا کوئی تیز جھونکا اس کو گُل کر دینے کے لئے کافی ہے۔

ایک اخباری نمائندہ جس نے حال میں اس علاقہ کا دورہ کیا تھا اپنے چشم دید مشاہدات قلمبند کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"یمن کے شہروں میں عورتیں مکمل پردہ میں رہتی ہیں، دیہاتوں میں البتہ پردہ نہیں ہے، ان کی پوشاک شہر اور دیہات دونوں جگہ سیاہ ہوتی ہے لیکن شہر کا لباس دیہاتی لباس سے مختلف ہے، شہروں میں عورتیں عام طور پر ایک بڑا کپڑا استعمال کرتی ہیں جس کو وہاں "ستارہ" کہتے ہیں یہ اُن کے پورے جسم کو ڈھانپ لیتا ہے، اپنے چہروں پر وہ کسی قدر باریک کپڑا ڈالے رہتی ہیں جو ان کے پورے چہرے کو چھپا لیتا ہے، اسی کے ساتھ شہروں میں عورتیں سیاہ رنگ کی بڑی بڑی عبائیں بھی پہنتی ہیں جو قیمتی کپڑے کی ہوتی ہیں اور ان کے ٹخنوں کو چھپا لیتی ہیں،

یمنی خاتون عطر و سینٹ وغیرہ اور سامان آرائش سے ناآشنا ہے صرف خاص تقریبات اور شادی بیاہ کے موقع پر یہ چیزیں نظر آتی

ہیں، وہ ہمیشہ اپنے فطری حُسن اور اپنے معمولی کپڑوں اور زیورات میں دیکھی جاتی ہے،

یمن میں شادی بہت جلد ہوتی ہے، بعض اوقات سن بلوغ سے قبل ہی ہوجاتی ہے، کبھی کوئی خاندان جو اپنے لڑکے کے لئے آٹھ سال کی لڑکی کی منگنی طے کرلیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہم اس کی پرورش کرلیں گے، دولھا کو یمن میں "حریو" کہتے ہیں اور دلہن کو "حریوہ" مہر عموماً ۱۰ ریال سے ۱۰۰ ریال تک ہوتا ہے، اسی کے ساتھ دولھا اپنی دلہن کے لئے عدن کے کپڑے بھی خرید کر دیتا ہے، جہاں کپڑے اچھے اور سستے ملتے ہیں، نکاح اور رخصتی ایک ہی روز میں ہوجاتی ہے اسی روز دولھا کے گھر میں دعوت ولیمہ ہوتی ہے، کھانے میں عموماً گوشت ترکاری اور کچھ سبزی ہوتی ہے، لیکن "شقوت" کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے جو وہاں کا عوامی اور قومی کھانا ہے۔

عشار کے وقت دولھا شہر کے کسی حمام کی طرف چلا جاتا ہے جو یمن میں بکثرت ہوتے ہیں اور وہاں سے واپس ہونے کے بعد اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اور کچھ دیر مجلس رہتی ہے، اسی اثناء میں دُلہن کی طرف سے اسی قسم کی ایک دعوت کا انتظام ہوچکا ہوتا ہے جس میں اس کے اعزا اور پڑوسی شریک ہوتے ہیں، یہ دعوت عورتوں کے لئے مخصوص ہوتی ہے، دولھن کا سنگھار دوسری عورتیں کرتی ہیں جو اسی کام کے لئے پہلے سے مقرر ہوتی ہیں، رات کے ۵-۶ گھنٹے اسی طرح گزرتے

ہیں، دلہن حسب حیثیت خچر یا موٹر پر سوار ہوکر دولھا کے گھر کو جاتی ہے جہاں نکاح اور رخصتی دونوں انجام پاتے ہیں، دولھا کے ہاں ایک شب گزار کر دُلہن گھر واپس ہوتی ہے، اس کے تیسرے روز دولھا دلہن ہدایا و تحائف مثلاً بھیڑوں، جوڑوں اور مٹھائیوں سے لدے پھندے دوبارہ اپنا نیا گھر آباد کرتے ہیں۔

یمنی لڑکی کی تعلیم گاہ اس کا گھر ہے، عورتوں کے نام فاطمہ، زینب اور بلقیس ہوتے ہیں، بلقیس کے نام کا رواج شائد اس لئے ہے کہ یمن کی مشہور ملکہ سبا کا نام بلقیس تھا، سبا یمن کے وسط میں ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔ (۱)

یہ ہے یمن کی سرگزشت، اس عربی معاشرہ کے بچے کھچے آثار جو اب پوری طرح مغربیت، مادیت اور اشتراکیت کی زد میں ہے، یمن جس نے کسی زمانہ میں ان جائز وسائل اور مادی اسباب فراہم کرنے سے بھی گریز کیا، جو اسلامی نقطۂ نظر سے نہ صرف جائز بلکہ ضروری تھے وہ یمن آج آزادی و بے حجابی اور تقلید مغرب کے حقیقی خطرہ سے دوچار ہے، اس غیر فطری رویہ اور علیحدگی پسندی، اور صحیح شعور اور تربیت کے فقدان نے اس کو اب ایسی منزل پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سے واپس جانا بھی آسان نہیں اور آگے بڑھنا بھی خطرناک ہے۔

---

(۱) صوت الشرق قاہرہ۔

ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

لیڈی بارنس

"جناب مائل خیرآبادی نے ڈاکٹر سر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا حسب ذیل بیان اپنی کتاب "نومسلم" میں نقل کیا ہے آسان زبان اور سبق آموز ہونے کی وجہ سے پیش کیا جاتا ہے" ——— مدیر

لیڈی بارنس ایک انگریز کی بیوی تھیں، یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے، میں نے ایک بار لیڈی بارنس سے پوچھا کہ آپ کس طرح مسلمان ہوئیں؟ تو انھوں نے اپنے مسلمان ہونے کا حال اس طرح بتایا :-

"میرا ایک ہوٹل چل رہا تھا، میرے ہوٹل میں ایک مسلمان بڈھا نوکر تھا، اس کا ایک بڑا خوبصورت اور جوان بیٹا تھا، بہو تھی اور ایک پوتا بھی تھا، اچانک جوان بیٹے کا انتقال ہو گیا، جوان بیٹے کے مرنے کا دکھ ہر باپ کو بہت زیادہ ہوتا ہے، میں نے سوچا نہ جانے بوڑھے باپ کے دل پر کیا بیت رہی ہو، چلو چل کر کچھ تسلی دینا چاہیئے، بس پھر میں اس بڈھے کے گھر گئی اور تسلی دینے لگی، بڈھا میری باتیں سنتا رہا، جب میں چپ ہوئی تو اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور کہا:-

"میم صاحب! خدا کی امانت تھی اس نے واپس لے لی، اس میں

رنج کی کیا بات ہے، ہمیں تو ہر حال میں اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اللہ نے جو چیزیں امانت کے طور پر ہمارے سپرد کی ہیں، اسی کی مرضی کے مطابق اُن سے کام لیں، آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ ہماری بھول چوک معاف فرمائے"۔

اس بڈھے کا یہ اطمینان اس کا آسمان کی طرف انگلی اٹھانا اور امانت والی بات، یہ سب باتیں میرے دل میں بیٹھ گئیں، میں اس کے صبر و شکر پر حیران رہ گئی، میں نے سوچا کہ بڈھے کا پوتا اور بہو موجود ہے، پوتا اس کی زندگی کا سہارا بنے گا اس لئے شائد اسے صبر آگیا اور اسی لئے اتنا اطمینان ہے، میں یہی سوچتی رہی اور اپنے ہوٹل چلی آئی،

تھوڑے دنوں کے بعد بہو کا بھی انتقال ہو گیا، بہو کے انتقال سے مجھے بڑا رنج ہوا، میں نے سوچا کہ اب بڈھا بہت پریشان ہو گا اب وہ اپنے ننھے پوتے کو کس طرح پالے گا؟ ننھا بچہ تو اسے بہت تنگ کرے گا، یہ خیال آتے ہی میں بڈھے کے گھر گئی اور اسے تسلی دینے لگی جب میں چپ ہوئی تو پھر اُس نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا۔

"میم صاحب! اس میں رنج کی کیا بات ہے، ہمیں تو ہر حال میں اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اللہ نے جو چیزیں امانت کے طور پر ہمیں سونپ دی ہیں ہم انھیں ٹھیک ٹھیک رکھیں، آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ ہماری بھول چوک معاف فرمائے"۔

بڈھے نے یہ سب کہا نہ وہ رویا نہ اسکی زبان سے شکر کے سوا اور کوئی

لفظ نکلا، وہ اطمینان سے باتیں کرتا رہا، تھوڑی دیر بعد میں وہاں سے لوٹی
میں بار بار سوچتی کہ اس بڈھے کو یہ اطمینان کیسے حاصل ہوا، میرا خیال یہ
تھا کہ پوتا تو زندگی کا سہارا موجود ہے، اللہ کا کرنا دیکھئے کہ تھوڑے ہی
دنوں کے بعد ایسا ہوا کہ پوتے کا بھی انتقال ہوگیا، اب مجھے یقین ہوگیا
کہ پوتے کے مرنے کے بعد بڈھا اب صبر نہ کرسکے گا اور وہ ہائے واویلا کررہا
ہوگا کیونکہ اس کا پوتا سب سے بڑا اور آخری سہارا تھا، مجھے بڈھے کی حالت
اور پوتے کے مرنے پر بڑا دکھ ہوا اور میں بڈھے کو تسلی دینے کے لئے
اس کے گھر گئی، میں نے اس سے کہا بابا آپ اطمینان رکھیں، آپ کو کوئی
تکلیف نہ ہوگی، میں دیر تک اسی طرح تسلی دیتی اور باتیں کرتی رہی۔
جب میں چپ ہوئی تو اس بڈھے نے اسی طرح اُنگلی اُٹھا کر جواب دیا۔
میم صاحب! اس میں دُکھ کی کیا بات ہے، جس کی امانت تھی اُس
نے واپس لے لی، ہمیں ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے، ہاں
یہ ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ اسکی امانت ٹھیک سے رکھیں، آپ میرے لئے
دعا کریں کہ اللہ میری بھول چوک معاف فرمائے۔
میں نے بڈھے کو اب بھی اطمینان سے باتیں کرتے دیکھا تو میری
سمجھ میں کچھ نہ آیا، میں سوچ رہی تھی کہ پوتا جو آخری سہارا تھا وہ بھی
نہ رہا مگر بڈھا کیسے اطمینان سے باتیں کررہا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
جیسے کسی نے اس کو ایک ڈیوٹی پر لگا دیا تھا، اب وہ ڈیوٹی ختم ہوگئی۔
میں نے پوچھا بابا اب باقی زندگی کیسے بسر کروگے؟" ۔۔اس نے آسمان کی

طرف اُنگلی اُٹھاتے ہوئے جواب دیا، جس طرح اللہ کی مرضی ہوگی، میم صاحب!
ہم مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے کہ ہر حال میں اللہ کی مرضی پر راضی رہیں۔"
بڈھے کا یہ پکا ایمان دیکھا تو سمجھ گئی کہ خدا کا بھروسہ ہی زبردست
چیز ہے کہ آدمی اس کے بل پر سارے دُکھ اطمینان سے جھیل سکتا ہے،
میرا تعجب دُور ہوگیا، میں نے بڈھے سے کہا بابا اب اس گاؤں میں آپ
اکیلے رہ کر کیا کریں گے، میرے ساتھ ہوٹل چلئے اور آرام سے رہیئے چل کر۔
بڈھے نے مجھے دُعا دی اور میرے ساتھ ہولیا، کچھ ہی دن بیتے تھے
کہ ایک دن اس نے مجھ سے کہا "میم صاحب میں قبرستان جاؤں گا"
یہ سُن کر میں نے اپنے دل میں کہا، اب بڈھے کو اس کے بچے یاد آئے، اب
قبرستان جاکر وہ ضرور روئے گا، ذرا دیکھوں چل کر، یہ خیال آتے ہی میں
بھی اس کے ساتھ گئی، میں قبرستان جاکر حیران رہ گئی جب میں نے دیکھا کہ بڈھے
نے وہاں وضو کیا، پھر قبرستان کے سارے مُردوں کے لئے اپنے اللہ سے دُعا
کی اور پھر مجھ سے کہا، چلو بیٹی! اللہ ہی ہمارا تمہارا سب کا مالک ہے،
میں بوڑھے بابا کی دن رات اسی قسم کی باتیں دیکھتی رہتی تھی،
انھیں ہر وقت اللہ کی مرضی پر دیکھ کر میں نے سوچا کہ یہ جو کچھ خوبیاں
بابا کے اندر ہیں یہ خود ان کی نہیں، یہ تو اس سچے دین کی خوبی ہے جس کی
تعلیم نے بابا کو ایسا نیک بنا دیا ہے۔
یہ خیال آتے ہی میں نے اسلام پر سوچنا شروع کردیا، بابا سے کہا
کہ وہ کوئی ایسی عورت بُلا لائیں جو مجھے اسلام کی ٹھیک تعلیم دے سکے،

بابا ایک مُلّا کی لڑکی کو بُلا لائے، اس نے مجھے خدا اور رسول پر ایمان لانے کے لئے اُبھارا اور میں نے کلمہ پڑھ لیا:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لیڈی بارنس نے اپنے مسلمان ہونے کا قصہ ختم کرتے ہوئے کہا:

"یہ ہے میرے مسلمان ہونے کی وجہ"

اگر آج بھی مسلمان اپنے خدا پر بھروسہ کرلیں اور اس کی مرضی پر راضی ہوجائیں، اور جو امانت اللہ نے دی ہے اسے ٹھیک ٹھیک رکھیں تو دیکھتے دیکھتے بہت سے لوگ مسلمان ہوجائیں۔

بچّوں کی

قصص الانبیاء

اب سے کئی سال پہلے بچّوں کی قصص الانبیاء کے الگ الگ حصّے طبع ہوئے تھے جن میں ہر ایک حصّہ ایک نبی کے حالات پر مشتمل تھا اب یکجا کئی کئی انبیاء کے حالات پر مشتمل بڑے حصّے شائع ہوگئے ہیں، سردست دو حصّے طبع ہوئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل ترتیب کے لحاظ سے انبیاء کرام کے واقعات درج ہیں

حصّہ اوّل: اس میں حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ علیہم السلام کے سچّے اور مؤثر واقعات و حالات ہیں ——— قیمت ایک روپیہ عہ

حصّہ دوم: اس میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت شعیبؑ علیہم السلام کے واقعات درج ہیں، قیمت ایک روپیہ بیس نئے پیسے

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

کافی ہیں مجھے مریمؑ و زہراؓ

صالحہ الزہرا (بستی)

میں صبح سویرے اُٹھتے ہی مالک کی عبادت کرتی ہوں
اور پڑھ کے نماز وقت سحر قرآں کی تلاوت کرتی ہوں
ایثار، محبت، خلق، وفا، خندہ روئی شیوہ ہے مرا
واللہ بس اس تدبیر سے میں گھر بھر پہ حکومت کرتی ہوں
شوہر کی محبت راحتِ جاں، اولاد ہے آنکھوں کی ٹھنڈک
یوں غم کدۂ دل کو اپنے فردوس مسرت کرتی ہوں
شوہر نے جو نافرمانی کی اللہ کی، اپنے مولیٰ کی
پھر اُن سے خفا ہوجاتی ہوں، میں یہ بھی جسارت کرتی ہوں
بیٹی ہوں میں حوّا کی، لغزش ہر ایک قدم پر ہوتی ہے
لیکن میں خطاؤں پر اپنی توبہ و ندامت کرتی ہوں
اسلام کی ہر تہذیب کو میں سینے سے لگائے رکھتی ہوں
تہذیبِ نوی کی لعنت سے بیزار ہوں، نفرت کرتی ہوں
میں عورت ہو کر بے پردہ سڑکوں پہ پھروں توبہ، توبہ
اس شیطانی تہذیب پہ لاکھوں بار میں لعنت کرتی ہوں
وہ پھول ہوں جس کی ہر نکہت محدود ہے اپنے گلشن میں
بس شمع حریم ناز ہوں گھر کی دور میں ظلمت کرتی ہوں
سرمایہ ہے اپنا شرم و حیا کافی ہیں مجھے مریمؑ و زہراؓ
میں اُن سے محبت کرتی ہوں، میں ان کی اطاعت کرتی ہوں

احساسِ گناہ

★ ـــــ ولیہ نکہت ایم۔اے، ایل۔ٹی (الہ آباد)

میں نے ایک بار ایک بچے سے پوچھا:

"تم گالی کیوں بک رہے ہو؟"

اس نے مجھے حیرت سے اس طرح گھورا جیسے میں عجائب گھر کی کوئی فرد ہوں، اور متحیرانہ انداز میں کہا:

"یہ گالی ہے؟"

میں اس غیر متوقع جواب پر حیران رہ گئی، وہ بچہ غیر شریفانہ ماحول اور اخلاق سوز فضا کا اس قدر عادی ہو چکا تھا کہ اسکی نظروں میں نیک و بد کی تمیز بالکل ختم ہو چکی تھی، بُرائی اس کی نگاہوں میں بُرائی تھی ہی نہیں، اسی طرح اگر آپ آج کی فیشن ایبل لڑکی کے عُریاں لباس، بے شرمی یا بے حیائی پر اعتراض کریں تو وہ آپ کو بالکل بے وقوف سمجھے گی اور آپ کے لیکچر پر تعجب کا اظہار کرے گی، جس طرح ہمارے بزرگوار آج کی حالت دیکھ دیکھ کر کُڑھتے ہیں اور حیرت زدہ رہتے ہیں، بالکل یہی کیفیت نئی نسل کی ہے، وہ پُرانے لوگوں کے خیالات اور طور طریق کو دیکھ کر متعجب ہوتے ہیں اور انھیں احمق تصوّر کرتے ہیں، اسی لئے تو اکبر نے تجویز پیش کی ہے ؎

ہم ایسی کُل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

اپنے بزرگوں کی زبانی برابر سُنتی رہی ہوں کہ پہلے لوگ گناہ کو گناہ سمجھتے تھے، اگر نادانستگی میں کوئی خلاف شرع بات سرزد ہوتی تو لوگ انتہائی نادم و پشیمان ہوتے، توبہ استغفار کرتے، لیکن آج لوگ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں گناہ کا احساس بالکل ہی ختم ہو چکا ہے، کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج کے انسان کا ضمیر سُویا ہوا نہیں بلکہ مُردہ ہو کر دفن ہو گیا ہے، عصیاں کا بازار گرم ہے، ہر روز سیکڑوں گناہ ہوتے ہیں، غیر اسلامی روایات کا بول بالا ہو رہا ہے، بدعات اور فضول رسموں سے انسان مُن بدن جکڑتا چلا جا رہا ہے لیکن ضمیر بالکل خاموش ہے، ایک ہلکی سی کراہ بھی نہیں اُبھرتی، گناہ کے اندھیرے جنگل میں ضمیر کی مدھم سی روشنی بھی نہیں،

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دین کی رسّی کو مضبوط پکڑے رہو"۔ لیکن حیف صد حیف کہ رسّی ہی ہاتھوں میں نہیں ہے، اگر کسی کو کسی غلطی پر ٹوکیئے تو جواب ملتا ہے۔ "ارے اس میں حرج ہی کیا ہے۔" یہی جواب دیتے دیتے وہ بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے، چند روز ضمیر ملامت کرتا ہے، پھر وہ بھی اس بے حیائی سے اُکتا کر خاموش ہو جاتا ہے اور دھیرے دھیرے گناہ کا احساس دل سے جاتا رہتا ہے، دریا میں باندھ باندھتے وقت اگر ایک سوراخ رہ جائے اور بنانے والا کہے "چھوٹا سا تو سوراخ ہے، کُھلا رہنے میں

حرج ہی کیا ہے"۔ آپ اس زبردست نقصان اور خطرہ کو بخوبی سمجھ سکتی ہیں جو چند گھنٹوں میں وقوع پذیر ہونے والا ہے۔

میں ایک ایسی لڑکی سے واقف ہوں جو نہایت نیک، پابند شرع اور دیندار خاندان سے تعلق رکھتی تھی، دھیرے دھیرے اس میں دنیا کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر تبدیلی پیدا ہونا شروع ہوئی۔ جب اس کے بزرگ اسے ٹوکتے تو وہ جواب دیتی "سر کھلا رکھنے میں حرج ہی کیا ہے گرمی بہت معلوم ہوتی ہے"۔ پھر جمپر کی آستینیں چھوٹی ہوتے ہوتے بالکل غائب ہوگئیں، دوپٹہ مفلر کی طرح مستقل گلے میں پڑا رہنے لگا، یہاں تک آج وہ "اس میں حرج ہی کیا ہے" کہتے کہتے بے پردہ پورے میک اَپ میں سڑکوں پر گھومتی پھرتی ہے، ذرا بغور جائزہ لیجئے کہ پہلے تو گناہ صغیرہ کا احساس ختم ہوا، پھر گناہ کبیرہ بھی بغیر احساس کے شوق سے کئے جانے لگے۔

اب تو گناہ کے لئے بڑے دلچسپ جواز پیش کئے جانے لگے ہیں۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں اپنی ایک کلاس فیلو کو لپ اسٹک لگائے ہوئے دیکھ کر میں نے کہا:

"کم از کم رمضان شریف کا تو احترام کیا کرو"۔

اُس نے بُرا مانتے ہوئے کہا:

"آپ لوگ تو ہر بات پر اعتراض کرتی ہیں، اسلام اتنا تنگ اور محدود نہیں ہے"۔ میں نے دل میں سوچا کتنا خوبصورت جواز ہے،

مذہب کی روشن خیالی اور وسیع النظری کا ڈھنڈورا پیٹ کر خوب گناہ کرو۔ میں نے جواب دیا:

"اسلام ایسا روشن خیال نہیں ہے کہ وہ تم کو گناہ کی اجازت دے شراب پیو، جھوٹ بولو، شرک کرو، دوسروں کا دل دکھاؤ اور کہو کہ اسلام اتنا تنگ نظر نہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی ممانعت کرے"۔

اُس نے میری بات مانی ہو یا نہ مانی ہو، اس وقت تو چراغ پا ہوگئی، کیونکہ احساس گناہ اس میں تھا ہی نہیں۔

اسلام نے گناہ کے دروازے بڑی سختی اور مضبوطی سے بند کر دئے ہیں، جس عمل سے انسانیت کو خطرہ ہو، جس کام سے اخلاق کی دیواریں منہدم ہوتی ہوں اس کو بڑی سختی سے منع کر دیا ہے، انسان ذرا سی ڈھیل دیتا ہے اور وہ بڑھتے بڑھتے خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے، مغربی ممالک میں جو حیا سوز واقعات بڑھ رہے ہیں وہ اسی "احساس گناہ" کے ختم ہو جانے کے نتائج ہیں، ان لوگوں کی آزادی آج کس مقام پر آگئی ہے اس کا اندازہ مشہور ایکٹرس میرلن منرو کی خودکشی سے لگایا جا سکتا ہے، اگر آپ کسی ایسے شخص کو شراب پینے کو دیجئے جس نے کبھی شراب نہ پی ہو تو وہ پہلے جھجکے گا، ہچکچائے گا، ہو سکتا ہے پہلے دن نہ بھی پیئے، دوسرے دن آپ کے اصرار سے وہ تھوڑی سی شراب پی ڈالے گا، لیکن اس کا وہ سارا دن سخت اُلجھن اور سوچ و فکر میں گزرے گا، ممکن ہے اس اُلجھن میں نیند بھی نہ آئے، تیسرے دن

آپ کے اصرار سے وہ پھر شراب منہ میں لگاتا ہے اور اسکی لذت سے محظوظ ہوتا ہے، یقین کیجئے رفتہ رفتہ اس کی اُلجھن، فکر و افکار بالکل ختم ہو جائیں گے اور کچھ روز بعد وہ نڈر ہو کر شراب پینے لگے گا اب نہ اس کا ضمیر کچوکے لگائے گا نہ اُلجھن میں اس کی نیند حرام ہو گی، کیونکہ اب وہ بے باک اور نڈر گنہگار بن چکا ہے۔

گناہ میں بڑی لذت ہے، اسی لذت سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، خدا تعالےٰ کی عطا کی ہوئی زبردست نعمت، احساس اور دل کی کھٹک ہے جو بندوں کو ودیعت کی گئی ہے، جب تک انسان کے پاس احساس کی دولت موجود رہتی ہے وہ اس لذت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب یہ "دولت احساس" ختم ہو جاتی ہے تو وہ گناہ کی لذت کو حاصل کرنے کی ہر ممکن سعی کرتا ہے۔ خدارا مُردہ ضمیر کو جھنجھوڑیئے! سوئے ہوئے دماغ کو بیدار کیجئے، اپنی قوت فکر و احساس کو زندہ کیجئے، شاید خدا تعالیٰ کی رحمت ہو جائے اور آپ "دولتِ احساس" سے ہمکنار ہوں۔

غور سے دیکھیئے آپ کس مقام پر ہیں؟ اگر صحیح راستہ پر گامزن ہیں تو خدا کا شکر ادا کیجیے، اگر غلط راستے پر آ گئی ہیں تو لوٹ چلئے وقت اور لمحہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے جلدی کیجئے۔

محمد ولی عبداللہ نور ولی (مدینہ منورہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ

حضرت عبداللہ ابن عمر، امیر المومنین حضرت عمرؓ بن الخطاب کے صاحبزادے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں آپ کا درجہ ممتاز ہے، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر شدت سے عمل کرنے والوں میں ایک ممتاز درجہ رکھتے ہیں، یہاں تک کہ زہد و تقوےٰ اور کثرت عبادت میں آپ کی مثال پیش کی جاتی ہے، آپ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا، آپ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بھائی بھی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تیسرے سال آپ کی ولادت ہوئی، دس سال کی عمر میں آپ نے ہجرت کی، اس لحاظ سے آپ کا شمار مہاجرین اولین میں ہے، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی غزوات میں شریک ہوئے۔

غزوۂ بدر میں آپ نے شرکت کی خواہش کی مگر کم عمری کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ واپس فرما دیا، آپ افسوس اور غم کرتے ہوئے واپس ہوئے، غزوۂ خندق میں آپ کی عمر ۱۵ سال کی تھی، آپ کو شرکت کی اجازت مل گئی، آپ خوشی خوشی شریک ہوئے، فتح مکہ میں آپ پیش پیش تھے، اس وقت آپ کی عمر بیس سال کی تھی۔

آپ راتوں کو کم سوتے اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے، دن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سُنتے اور قرآن کی تفسیر میں وقت لگاتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ حال تھا کہ آپؐ کے سامنے حضور صلعم کا نام نامی لیا جاتا تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں، اور جب ان مقامات سے گزرتے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلعم گزرے تھے تو آنکھیں بند کر لیتے اور آنسوؤں سے آنکھیں ڈبڈبا جاتیں، اسی طرح جب قرآن کی تلاوت کرتے تو گریہ طاری ہو جاتا

یہی وہ امتیاز تھا جس کی وجہ سے سارے صحابہ آپ کی قدر کرتے اور باوجود آپ کی کم عمری کے بڑے بڑے صحابہؓ استفادہ کرتے،

جب حضرت عمر فاروقؓ کے خنجر لگا اور آپ کا آخری وقت آیا تو بڑے بڑے صحابی آئے اور کہنے لگے "اے امیر المومنین کاشکہ آپ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیتے تو آپ نے جواب دیا کس کو خلیفہ مقرر کروں، اگر ابو عبیدہؓ ہوتے تو ان کو مقرر کرتا، یہ سُن کر ایک صحابی بول اُٹھے، کیا میں آپ کو بتاؤں "عبداللہ بن عمرؓ" یہ سُن کر سیدنا عمرؓ غصہ میں آ گئے اور فرمایا یہ وہ امر ہے کہ جس میں میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر والوں میں کوئی اسکی رغبت کرے آل خطاب میں بس میں ہی کافی ہوں کہ اس بارے میں مجھ سے قیامت میں باز پُرس کی جائے اور اس کا حساب لیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر روایت حدیث میں کمال احتیاط برتتے، آپ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنتے حفظ فرما لیتے، اگر کبھی

مجلس مبارک سے غائب ہوتے تو جو صحابی حاضر ہوتے ان سے دریافت فرما لیتے،

آپ نے کبھی حج نہیں چھوڑا، عرفات میں وہیں وقوف فرماتے، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا۔

آپ کی کثرت عبادت اور شب بیداری کو دیکھتے ہوئے حضرت سعید بن المسیب نے فرمایا کہ میں نے اگر کسی کو جنتی دیکھا تو وہ ابن عمرؓ ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر خشیت الٰہی کے ساتھ ساتھ جود و سخا میں بھی ممتاز تھے، ایک مرتبہ آپ کے پاس آپ کے غلام نافع کا خریدار آیا اور آپ کو دس ہزار درہم پیش کئے، آپ نے فرمایا وہ (نافع) اللہ کی راہ میں آزاد ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا آپ نے فرمایا کوئی بکری کا بچہ بیچتے ہو؟ چرواہے نے کہا اس کا مالک یہاں موجود نہیں، آپ نے اس کا امتحان لیا اور فرمایا مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا لے گیا، وہ بولا اللہ سے ڈرو، یہ سُن کر آپ نے اس کے مالک سے وہ بچہ اور چرواہا خرید کر چرواہے کو اللہ کی راہ میں آزاد کر دیا۔ اور وہ بچہ بھی اس کو دے دیا۔

تحمل و بردباری کا حال یہ تھا کہ حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص آپ کو گالیاں دے رہا تھا، آپ خاموش آگے نکل گئے، گھر کے دروازے پہنچے تو مُڑ کر فرمایا میں اور میرا بھائی عاصم لوگوں کو گالیاں نہیں دیتے۔ حق بات کہنے سے بالکل نہ ہچکچاتے، ظالموں اور جابروں کے سامنے بھی صفائی سے حق بات فرما دیتے، اللہ کے احکام میں کسی کی رعایت نہ کرتے۔

آپ کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی، اسوقت عمر ۸۲ سال کی تھی، رضی اللہ عنہ

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے

ملفوظات گرامی

★:—— حافظ محمد عبدالسمیع ادیب ماہر

آپ کے عقیدت مندوں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا سبب ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا، کہ سبب یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ خدا ہے، اس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہم اسکے بندے ہیں، ہمیں اس کی بندگی کرنی چاہیئے، مگر پھر بھی اسکی بندگی نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی واقف ہو کہ آپ نے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا، سچی اور اچھی باتیں بتائیں، آپ پر قرآن پاک نازل ہوا، جس کے ذریعہ اللہ نے ہمیں ہماری بھلائی اور فائدے کی باتیں بتائیں لیکن ان باتوں پر عمل نہیں کرتے، آپ کی سنت پر نہیں چلتے، اللہ کی بخشی ہوئی نعمتیں دن رات کھاتے رہتے ہو، اسکی عطا کی ہوئی چیزیں کام میں لاتے ہو لیکن اس بخشش اور عطیہ کا شکر ادا نہیں کرتے۔ تمھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ دوزخ نافرمان بندوں کے لئے بنائی گئی ہے، اس کا عذاب بہت سخت ہے، اسکی آگ ناقابل برداشت ہے مگر اس آگ سے پناہ نہیں مانگتے بلکہ اسی آگ میں جلنے کا کام کرتے ہو۔ تمھیں یہ بھی خوب معلوم ہے کہ شیطان ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے مگر اس کے ورغلانے اور بہکانے سے اللہ کی

نافرمانی کرتے ہو، اس سے دشمنی نہیں رکھتے بلکہ اس کے برعکس اپنی زندگی میں اس کے ساتھ تعاون کرتے ہو — جانتے ہو کہ ہمیں ایک روز مرنا ہے اور مر کر خدا کے پاس جانا ہے، اپنی ایک ایک حرکت کا جواب دینا ہے سفر آخرت درپیش ہے مگر اس سفر کے لئے زادراہ مہیا نہیں کرتے وہ اعمال نہیں کرتے کہ جن سے خدا تعالیٰ کے سامنے سرخروئی حاصل ہو۔

اپنے اعزا و اقارب کو قبر میں اپنے ہاتھوں سے دفن کرتے ہو مگر پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے، پھر بھی یہ نہیں سوچتے کہ جس طرح آج ہم انھیں قبر میں دفن کر رہے ہیں، اسی طرح ہم بھی دفن ہوں گے، غیبت، عیب جوئی، بدگوئی، حسد اور بغض کو ترک نہیں کرتے پھر بتاؤ کہ جو ایسا ہو جس میں یہ تمام برائیاں ہوں اس کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ کل قیامت کے دن اللہ کے دربار میں وہی اعمال میزان عمل میں وزنی ہوں گے جو آج تجھ کو گراں معلوم ہوتے ہیں، یعنی اللہ کی کامل فرمانبرداری جو آج مشکل نظر آرہی ہے، کل قیامت کے روز اسی کے سبب نجات اور بخشش ہوگی۔

آپ فرماتے ہیں کہ عارف باللہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل تفکر میں رہتا ہے، وہ خدا کی قدرت کی نشانیوں پر غور کرتا رہتا ہے، ہر چیز سے عبرت حاصل کرتا ہے اللہ اور رسول کی اطاعت میں سرگرم رہتا ہے، اس کی نظر ہمیشہ خدا کی قدرت و صنعت کی باریکیوں پر رہتی ہے۔

ریحانہ ضیا (علیگڈھ)

کوتاہی کس کی؟

اس زمانے میں لڑکوں اور لڑکیوں سے اگر آپ سوال کریں کہ آجکل نیا فیشن کون سا چل رہا ہے، فوراً مع لباس اور بال سنوارنے کے انداز کے بتا دیا جائے گا، اور اگر پوچھیں بھئی کون سی فلم آج کل آئی ہوئی ہے، اسمیں کون کام کر رہا ہے، کس کی بنائی ہوئی ہے، کتنے گانے ہیں تو نام مع وقت تاریخ اور دن کے ہر سوال کا جواب ایک چھوٹا سا لڑکا اور لڑکی بھی اس طرح دے گی، گویا یہ ان کے کورس کا ایک سبق ہے جو روز یاد کرایا جاتا ہے لیکن اگر مذہب سے متعلق کوئی سوال دریافت کیجیے تو شاید آپ کا مذاق اُڑایا جائے ورنہ تھوڑی سی شرافت کے ساتھ خاموشی اختیار کر لی جائے گی، بہرحال ان حالات کا جائزہ لینے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ سب سے بڑی کوتاہی تعلیم اور والدین کی عدم توجہی اور غفلت ہے باخود والدین کی ذہنیت اور خیالات اس کا سبب ہیں، والدین اگر چاہیں تو بچوں اور بچیوں کو نیک اور دیندار بنا سکتے ہیں، ورنہ دنیا کی رنگینیوں اور دلچسپیوں میں ڈال کر اپنے اور ان کے دونوں کے حق میں کانٹے بو لیتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر ہم تاریخ اسلام کی ان خواتین کے حالات کا جائزہ لیں تو معلوم ہو کہ وہ قابل فخر خواتین بھی تھیں، جنھوں نے پردہ کے اندر رہ کر اسلام کی خاطر ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں جن کی مثال آج کل ترقی یافتہ دور میں بھی ملنی مشکل ہے۔

ان ماؤں نے امام شعبی، احنف بن قیس، امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل امام مالک، سالم بن عبداللہ، عمر بن عبدالعزیز، طارق بن زیاد، محمد بن قاسم جیسے بیٹوں کو پروان چڑھا کر اپنی مثالیں خواتین اسلام کے لئے پیش کیں، امت کی صدہا ایسی مائیں تھیں جنھیں باجبروت حکومتیں مرعوب نہ کر سکیں اور عبادت ریاضت، محبت، دلیری جملہ فضائل میں ایک امتیازی شان رکھتی تھیں، ان حالات سے پتہ چلتا ہے کہ اگر عورت چاہے تو اپنی صفات کے ذریعہ اپنی اولاد کے لئے سچی رہبر اور معلمہ ثابت ہو کر ان کی کامیابی کے لئے دونوں جہان میں دروازے کھول سکتی ہے اور بحیثیت ایک بیوی کے اپنے شوہر کو بھی نیک اور دیندار بنا سکتی ہے، جس کی مثال ہمیں اس واقعہ سے ملتی ہے کہ امراۃ رباح ایک بہت بڑی عابدہ خاتون گزری ہیں، ان پر عبادت اور ریاضت کا اتنا غلبہ تھا کہ تمام رات عبادت کرتی اور اپنے شوہر کو اُٹھاتی تھیں اور فرماتیں نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ، رات کا آخری حصہ گزرنے والا ہے، وہ نہ اُٹھتے تو آپ خود عبادت میں مصروف ہو جاتیں اور صبح کو فرماتیں رات کا لشکر گزر گیا اور تم سوتے رہے، کاش! میں جان لیتی مجھے تمہارے ساتھ کس نے دھوکا دیا اور قسم کھا کر کہتیں دنیا میرے لئے تنکے سے بھی زیادہ حقیر ہے، ایک یہ خواتین تھیں کہ صرف اپنی ہی عبادت پر قناعت نہ کرتیں بلکہ ہر متنفس کو اسی طرح بنانا چاہتی تھیں، ان تمام خواتین کی زندگی کی روشنی میں آج کل عورتیں اپنے آپ کو دیکھیں تو ان کو اپنی کمزوریوں اور عیوب کا احساس ہو، خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

"جس کا فردوس ہے گھر کا آنگن"

★:ـــــــــــ ماہر القادری

لالۂ و گل سے بھی ہے زیادہ
خوش نظر، صاف دل، پاک دامن
پاک بازی کا ماتھے پہ جھومر
اور ہاتھوں میں عفت کے کنگن
جیسے کوئی اذاں دے رہا ہو
کتنی پاکیزہ ہے دل کی دھڑکن
اپنی محدود دُنیا کی ملکہ،
جس کا فردوس ہے گھر کا آنگن
سیدھی سچّی مسلمان عورت
کوئی کھٹکا ہے دل میں نہ اُلجھن
جس کی آنکھوں میں کاجل حیا کا
جس کے چہرے پہ عصمت کا اُبٹن
اللہ اللہ، یہ شان و عظمت
سجدہ گاہ ملک جس کا دامن

(انتخاب)

بیس روٹیاں

حضرت رابعہ بصریؒ کے نام سے کون آشنا نہیں، روایت ہے کہ ایک دن وہ شام کا کھانا کھانے بیٹھیں تو دو مہمان آگئے جو بھوکے تھے ان کے پاس روٹی کے دو ٹکڑے تھے اور وہ حیران تھیں کہ کس طرح اس کھانے کو مہمانوں کے سامنے پیش کریں۔

اسی دوران ایک فقیر آیا اور اُس نے صدا لگائی، رابعہ بصری نے یہ ٹکڑے اٹھا کر اس کو دے دیے، اپنے لئے اور مہمانوں کے لئے کچھ نہ رکھا، مہمانوں نے یہ دیکھا تو وہ بھوکے رہ جانے کے تصور سے ذرا پریشان ہوئے۔

کچھ وقت نہ گزرا ہوگا کہ ہمسایہ کے گھر سے لونڈی ایک بڑے ٹرے میں کھانا رکھ کر لے آئی، حضرت رابعہ نے روٹیاں گنیں تو اٹھارہ تھیں، لونڈی سے کہا، "بیٹی تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے، یہ کھانا میرے لئے نہیں بھیجا گیا واپس لیجاؤ"

لونڈی نے اصرار کیا کہ یہ آپ ہی کے لئے ہے مگر حضرت رابعہ کو یہ کھانا لینے سے انکار تھا، مجبوراً لونڈی واپس لے گئی مگر جلد ہی واپس آگئی، اب بجائے اٹھارہ کے بیس روٹیاں تھیں۔ حضرت رابعہؒ نے اب یہ کھانا لے لیا۔ اور کہا:

"ہاں اب یہ میرے لئے ہے"۔ مہمان حیران ہوئے اور پوچھا کیا معاملہ ہے؟ بولیں — میں مانتی تھی کہ تم بھوکے ہو، میرے پاس دو روٹیاں تھیں،

حیران تھی کہ وہ روٹیاں کیسے تمہارے سامنے رکھوں، جب فقیر آیا میں نے یہ روٹیاں فقیر کو دیدیں۔ اور دعا کی کہ:-

"میرے اللہ میرا ایمان ہے جو مال تیری راہ میں دیا جائے تو اُسے دس گُنا کرکے واپس کر دیتا ہے، میں یہ روٹیاں تیرے نام پر فقیر کو دیتی ہوں، مجھے دس گُنا کرکے بھیجدے تاکہ میں اپنے مہمانوں کی تواضع کروں"۔

جب اٹھارہ روٹیاں آئیں تو میں سمجھی کہ یہ میرے لئے نہیں کیونکہ یہ دس گُنا سے دو کم تھیں، جب بیس آئیں، میں نے سمجھا یہ میرے لئے میرے خدا نے دس گُنا بھیج دی ہیں۔

ماہنامہ "نظام" کانپور کا تصوّف نمبر

(۱) اگر آپ تصوف کی حقیقت اور اس کا مسلمانوں کی زندگی سے گہرا تعلق سمجھنا چاہتے ہیں۔

(۲) اگر آپ اسلام کی حقیقی روح سے روشناس ہونا چاہتے ہیں،

(۳) اگر آپ صحابہ کرامؓ کی زندگی کا خلاصہ اور نبی آخرالزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ماحصل جاننا چاہتے ہیں تو آج ہی اپنا چندہ بھیجکر ماہنامہ نظام کے خریدار بن جائیے۔

تاکہ آپ تک اسلامیات کا یہ عظیم شاہکار جو تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہوگا مفت پہنچے، اس نمبر میں ہندستان کے عظیم ترین بزرگان، اساتذۂ حدیث، اکابر و مشاہیر اہل قلم حصّہ لے رہے ہیں، جو حضرات ۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء تک مبلغ چار روپیہ سالانہ چندہ بھیج دیں گے ان کو یہ نمبر مفت (سالانہ چندہ ہی میں) دیا جائے گا۔

ماہنامہ "نظام"، کرنیل گنج، کانپور (یو۔پی)

آئینہ العزیز صاحبہ

سراپا حقیقت

خوب سمجھئے — کہ

★ — وہ مرد، مرد نہیں جس میں جراءت و ہمت نہ ہو،

★ — وہ عورت، عورت نہیں جس میں شرم و حیا نہ ہو،

★ — وہ انسان انسان نہیں جس میں اخلاق و شرافت نہ ہو،

کتنی عجیب بات ہے — کہ

● — بندہ اپنے مالک کا دیا ہوا رزق کھائے اور اسکی بندگی نہ کرے۔

● — اسکی بے انتہا نعمتوں سے بہرہ اندوز ہو اور اس کا شکر ادا نہ کرے۔

● — اسکی دی ہوئی صحت سے لطف اندوز ہو اور صرف عیش کرے۔

وہ انسان کتنا بدنصیب ہے

■ — جس کی آنکھوں سے خدا کے خوف کی وجہ سے کبھی کوئی قطرہ نہ گرے،

■ — جس کا دل کسی کی مصیبت سے کبھی درد سے بھر نہ آئے،

■ — جس کا پیٹ کسی چیز سے نہ بھرے اور حرص و طمع کی آگ سے بھرے،

وہ عورت کتنی خوش نصیب ہے،

جو — پنجوقتہ نماز کی عادی ہو اور خشوع و خضوع سے ادا کرے۔

- جس کی نگاہیں ہر وقت شرم و حیا سے جھکی رہیں۔
- جو اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور امین ہو۔

وہ گھر جنت کا نمونہ ہے،

جہاں — شوہر و بیوی میں کبھی تلخی نہ پیدا ہوئی ہو،
جہاں — حرام کا ایک دانہ کبھی نہ پہونچا ہو،
جہاں — صبح و شام قرآن کی تلاوت ہوتی ہو،
جہاں — مہمانوں کی خوش دلی سے خاطر ہوتی ہو،
جہاں — ماں باپ کی عزت اولاد کے دل میں ہو،
جہاں — بڑے چھوٹوں سے محبت کرتے ہوں،
جہاں — گندے ناولوں اور تصویروں سے نفرت ہو۔

یہ چیزیں تباہ کرنے والی ہیں،

(۱) خدا کے ساتھ شرک۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی۔
(۳) شوہر سے بُرا سلوک۔ (۴) بیوی پر بے جا سختی۔
(۵) بات بات پر گالی گلوچ۔ (۶) ہر کسی کی غیبت۔
(۷) دل کا کینہ۔ (۸) مال میں خیانت۔
(۹) بھیک مانگنا۔ (۱۰) احسان کرنے والے سے بدسلوکی کرنا اور احسان فراموشی۔

مس زاہدہ تقدیس فردوسی

کارآمد گھریلو باتیں

سونف کا ہر وقت گھر میں ہونا ضروری ہے، سونف کو صاف کر کے رکھیئے، جب کسی کے پیٹ میں گرانی محسوس ہو تو چمچہ بھر سونف کھلا دیجیئے، دودھ پیتے بچوں کے لئے سونف کا پانی یا عرق بڑا مفید ہے،

ڈبل روٹی اگر خشک ہو جائے تو اسے پھینکنا نہیں چاہیئے بلکہ اُسے گیلے کپڑے میں لپیٹ کر چند گھنٹوں کے لئے رکھ دینا چاہیئے، پھر اُسے درمیانی آنچ پر گرم کر لینا چاہیئے۔ ڈبل روٹی تازہ اور خوش ذائقہ ہو جائے گی، گرم چھری کر کے تازہ ڈبل روٹی کے ٹکڑے بڑی آسانی سے کاٹے جا سکتے ہیں،

سیب اور کیلے کا رنگ تبدیل نہیں ہو سکتا، اگر کاٹنے کے ساتھ ہی اُن پر لیموں کے چند قطرے ڈال دیئے جائیں،

ٹماٹر اگر پچکے ہوں تو انھیں نمکین پانی میں ڈال دیجیئے، ٹماٹر کبھی خراب نہیں ہوں گے۔

پیاز، نمک، آلو بند جگہ پر نہ رکھیئے، اس سے پیاز خراب ہو جاتی ہے، اسے ایسی جگہ پر رکھیئے جہاں دھوپ اور ہوا کا گزر نہ ہو۔

اگر منھ سے سڑاند یا ہلکی ہلکی بُو آتی ہو تو سونے سے پہلے نمکین پانی سے اچھی طرح کلی کر کے سوئیے، صبح اُٹھ کر دانت صاف کرنے کے بعد نمکین پانی سے غرارے کیجیئے، چند روز کے بعد منھ کی بدبو دور ہو جائے گی، نمکین پانی نیم گرم ہو۔

("خاتون مشرق" دہلی)

سعیدہ اختر (لاہور)

ذائقہ

آلو کی پوریاں :۔

میدہ ایک پاؤ، آلو ایک پاؤ، گھی تین چھٹانک، زعفران ایک ماشہ، نمک حسب خواہش۔

آلو کو اُبال کر چھیل لیجئے اور انھیں مَل کر باریک کر لیا جائے، پھر اس میں میدہ ملا کر دودھ سے گوندھیے اور زعفران کو ذرا سے دودھ میں پیس کر شامل کر لیجئے، جب میدہ تیار ہو جائے تو اس کی پوریاں بنا کر تل لیں، بہت لذیذ ہوں گی۔

میٹھے توس :۔

ڈبل روٹی ایک عدد، انڈے ۲ عدد، چینی آدھ پاؤ، انڈوں کو توڑ کر پھینٹ لیا جائے اور ڈبل روٹی کے توس کاٹ کر پھینٹے ہوئے انڈوں میں تر کر لئے جائیں اور قرائی پان سے نکال کر ان پر چینی چھڑک لیں

بھیجے کے کباب :۔

بھیجہ اُبال لیں، ادرک، لہسن، ہری مرچ، ہرا دھنیا، نمک پیاز ملا دیں، اس کے بعد کباب بنا کر انڈے پھینٹ کر اس میں لت پت کر کے تل لیں، نہایت لذیذ ہوں گے۔

("عفت" لاہور)

(ادارہ)

ہماری نظر میں

حضرت عائشہ صدیقہؓ :۔

مصنفہ:۔ سلام اللہ صدیقی جونپوری، سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ۸۲ صفحات
قیمت ۸۰ نئے پیسے، شائع کردہ، مکتبۂ اسلامی ادب للہ پورہ (فاطماں) بنارس،

حضرت عائشہؓ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین بیوی، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی، علم و فضل، زہد و تقوے میں بہت بڑے درجہ کی مالک تھیں، آپ کی سیرت پر کئی کتابیں مختصر اور ضخیم لکھی جا چکی ہیں، بڑوں کے لئے بھی اور بچوں کے لئے بھی۔ زیر نظر کتاب بھی اسی ذات بابرکات کی سیرت پر ہے، مختصر سی کتاب ہے مگر حالات و واقعات کافی آ گئے ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ جا بجا حوالے بھی دیدیے گئے ہیں، سلام اللہ صاحب کی یہ کوشش قابل مبارکباد بھی ہے اور مفید بھی، زبان صاف اور آسان ہے، متوسط درجہ کے پڑھے لکھے لوگوں کیلئے از حد مفید ہے، اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے، کتابت کی غلطیاں بعض جگہ نظر آئیں، امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دی جائیں گی خط بھی زیادہ گھٹا ہوا معلوم ہوا، اس سے زیادہ جلی خط ہوتا تو بہتر تھا۔